سوال

مرد نے تین مرتبہ اپنی بیوی کو چھوڑا، اور ہر بار گھر سے نکل جاتا لیکن منہ سے کچھ نہیں کہا اور نہ ہی طلاق کا اشارہ دیا، دوسری بار گھر سے باہر ے جانے کے بعد بیوی نے خط وصول کیا جس میں خاوند کے گھر واپس آنے کی شروط تھیں اور اسی طرح یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر اس نے ان شرائط پر عمل نہ کیا تو وہ طلاق دے دے گا ۔ تو کیا پہلی دو بار بیوی کو چھوڑنا طلاق شمار ہوگا؟ اور کیا یہ دونوں علیحدہ علیحدہ طلاقیں شمار ہوں گی؟ یہ علم میں ہونا چاہیے کہ بیوی کو اس کا کچھ علم نہیں کہ یہ طلاق شمار ہوگی اگرچہ یہ طلاق کی نیت سے ہی کیوں نہ ہو، اور تیسری مرتبہ تو طلاق واضح تھی، اس وقت خاوند دل کا مریض ہے اور علاج کروا رہا ہے، بیوی یہ محسوس کرتی ہے کہ یہ سب کچھ اس کی سوچ میں تشویش کی بنا پر ہے ۔ وہ اب بھی اس کی بیوی بن کر رہنا چاہتی ہے اور اس کا اہتمام بھی کرتی ہے، لیکن امام صاحب کے قول کے مطابق تین طلاقیں مکمل ہو چکی ہیں ۔ تو کیا واقعی تین طلاقیں پوری ہو چکی ہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

صرف اکیلی نیت سے ہی طلاق نہیں ہوجاتی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(یقینا اللہ تعالی نے میری امت کو اس کے نفس کی باتیں معاف کردی ہیں جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرلیں یا پھر زبان پر نہ لے آئیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5269) صحیح مسلم حدیث نمبر (127) ۔

بلکہ طلاق دو چیزوں میں سے ایک کے ساتھ ہوتی ہے، یا تو زبان سے کلام کرنے سے اور یا پھر لکھنے سے ۔

دیکھیں فتاوی الطلاق شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی ص (53-54) ۔

تو اس بنا پر پہلی اور دوسری مرتبہ طلاق کا وقوع نہیں ہوا اس لیے کہ خاوند نے نہ تو طلاق کی بات کی اور نہ ہی لکھا ہے ۔

اور تیسری بار کے متعلق گزارش ہے کہ :

جیسا کہ سوال میں کہا ہے کہ (اگر شروط پوری نہ کی گئیں تو طلاق دے دے گا) یہ بھی طلاق شمار نہیں ہوگی، بلکہ یہ تو طلاق کا ڈراوا ہے، اس لیے اگر ان شرائط کو پوری کردیا گیا ہو یا پوری نہیں کی گئیں دونوں حالتوں میں طلاق نہیں ہوئی، اس لیے کہ ڈراوے اور تھدید سے طلاق واقع نہیں ہوتی ۔ دیکھیں فتاوی الطلاق ابن باز رحمہ اللہ تعالی (56) ۔

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب